آپ کے مطالعے کے لیے بہترین، پروگراموں میں تقسیم کیجیے، احباب کو تحفہ دیجیے

حلقہ خواتین اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت

دیگر اہلِ قلم کی کتب کے لیے رابطہ کریں

منشورات

منصورہ ملتان روڈ لاہور۔ 54790

+92 332 003 4909 0320-543 4909 / 042-35252210-11

www.facebook/manshurat manshurat@gmail.com

اپیل پر یہ حکم جاری کیا۔ اس فیصلے کی تفصیلات ابھی تک سامنے نہیں آئیں، لیکن اخباری رپورٹوں کے مطابق پنجاب حکومت نے اپنی اپیل میں اس بات پر زور دیا تھا کہ: ''عربی کو لازم مضمون کے طور پر پڑھانا ضروری نہیں کیوں کہ قرآن و حدیث اور فقہ اُردو اور انگریزی ترجمے میں بھی موجود ہیں''۔ پنجاب حکومت نے اس اپیل میں یہ بھی کہا کہ: ''اسلام کا اصل مقصد اسلامی اصولوں کو انسانوں تک پہنچانا تھا نہ کہ عربی پڑھانا''۔

ڈان اخبار میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق پنجاب حکومت نے اس اپیل میں یہ بات بھی کہی کہ ''عربی اسلام کی نہیں بلکہ عربوں کی زبان ہے''۔ ایک طرف پنجاب حکومت کی اپیل پڑھ کر حیرانی کے ساتھ ساتھ افسوس ہوا، تو دوسری طرف سپریم کورٹ کے فیصلے نے دُکھی کیا۔ انگریزی زبان لازم کر دو تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں، لیکن اعتراض عربی زبان پڑھانے پر ہے جو قرآن و حدیث کی زبان ہے۔ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝ (یوسف ۱۲:۲) ''ہم نے اسے نازل کیا ہے قرآن بنا کر عربی زبان میں تاکہ تم اس کو اچھی طرح سمجھ سکو''۔

معلوم نہیں سپریم کورٹ نے پنجاب حکومت کی اپیل کیسے منظور کرلی، جب کہ آئین پاکستان بھی انگریزی یا کوئی دوسری زبان پڑھانے کی بات نہیں کرتا، بلکہ آرٹیکل ۳۱ (۲، الف)[۱] میں ریاست اور ریاستی اداروں پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم لازمی قرار دینے کے ساتھ ساتھ عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچائی جائے۔

● اسی طرح سپریم کورٹ کا ۲۰۱۷ء کا شراب پر پابندی کے بارے میں فیصلہ یاد آرہا ہے، جب سندھ ہائی کورٹ کی جانب سے صوبہ سندھ میں شراب کی فروخت پر پابندی اور شراب خانوں کی بندش کے حکم کو معطل کر دیا گیا تھا۔ مگر سپریم کورٹ نے سندھ ہائی کورٹ کے فیصلہ کو رَد کرتے

---

[۱] آرٹیکل ۳۱ (ا) پاکستان کے مسلمانوں کو، انفرادی اور اجتماعی طور پر، اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لیے، اور انھیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں، جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔
(۲-الف) قرآنِ پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا، اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔ ادارہ

ہوئے کہا تھا کہ: ''جب قانون موجود ہے تو ہائی کورٹ ایسا حکم نہیں دے سکتی۔ اور یہ کہ شراب کی فروخت کے قانون کی خلاف ورزی پر پولیس کارروائی کر سکتی ہے، لیکن پولیس اور حکومتیں تو شراب پینے والوں کا تحفظ کرتی ہیں''۔ پھر اس بات کا اندازہ تو موجودہ چیف جسٹس ثاقب نثار کو بھی ہو چکا، جنھوں نے کراچی میں قیدی سیاست دان شرجیل میمن کے کمرے سے شراب کی بوتلیں پکڑیں، جنھیں بعد میں شہد اور زیتون کا تیل بنا کر پیش کیا گیا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا المیہ دیکھیں کہ پاکستان میں شراب کی فروخت پر پابندی کے لیے عدالتی جنگ اقلیتی ممبر قومی اسمبلی ڈاکٹر رمیش کمار لڑ رہے تھے، جن کا کہنا ہے کہ: ''ہندو مذہب میں شراب پر پابندی ہے، جب کہ سندھ بھر میں ایسے شراب خانے موجود ہیں جو مساجد، مندروں اور گرجا گھروں کے قریب ہیں''۔ اُن کا یہ بھی رونا تھا کہ: ''شراب ہندوؤں اور دوسری اقلیتوں کے نام پر بیچی جاتی ہے، جب کہ پینے والوں میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے''۔ آج دوبارہ جب میری ڈاکٹر رمیش کمار سے بات ہوئی تو ان کا کہنا تھا کہ: ''میں پہلے ہی سپریم کورٹ میں درخواست پیش کر چکا ہوں کہ میرا کیس سنا جائے اور شراب پر پابندی لگائی جائے''۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رمیش نے بتایا کہ اُن کا ایک آئینی ترمیمی بل بھی ایک دو روز میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا، جس کے ذریعے وہ اقلیتوں اور ہندوؤں کے نام پر شراب کی فروخت پر پابندی چاہتے ہیں۔ ایک اقلیتی ممبر پاکستان میں شراب پر پابندی کی تحریک چلا رہا ہے، لیکن افسوس کی بات ہے کہ اُس کا ساتھ دینے والے کوئی نہیں۔ اگرچہ شراب پاکستان بھر میں پینے والوں کے لیے وافر مقدار میں دستیاب ہے، لیکن صوبہ سندھ میں یہ کاروبار سب سے زیادہ عام ہے، جس کے لیے اقلیتوں کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔

- اسی طرح ایک خبر کے مطابق سودی نظام کے خاتمے کے متعلق کیس کی شرعی عدالت سماعت کرے گی۔ لیکن اس کیس کا ۱۹۹۲ء اور پھر ۲۰۰۰ء میں پہلے شریعت کورٹ اور پھر عدالت عظمیٰ میں فیصلے کے باوجود کہ سودی نظام کو ختم کیا جائے، ایک بار پھر شرعی عدالت کے سامنے فیصلہ کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ وفاقی شرعی عدالت اس کیس کو گذشتہ ۱۵، ۲۰ سال سے فائلوں میں بند کیے بیٹھی ہے، نجانے کب اس پر فیصلہ ہو گا؟